بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل ربوہ

روزنامہ — یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۲۲ احسان ۱۳۴۴ھ ش ۲۱ صفر ۱۳۸۵ھ ۲۲ جون ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۳۹

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

[redacted]

کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۱ جون بوقت ۷½ بجے صبح

پرسوں اور کل حضور کو دن بھر بے چینی کی تکلیف رہی۔ آج رات بھی بے چینی رہی۔ اس وقت بے چینی میں نسبتاً کمی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زیر تربیت افراد پر مربّی کے قویٰ کا اثر ہوتا ہے

جس قدر مربّی قوی التاثیر ہوگا اس کی تربیت کا اثر اتنا ہی مستحکم ہوگا

"اب دیکھو کہ ان صفات اربعہ (رب العالمین۔ الرحمٰن، الرحیم، مالک یوم الدّین) کا عملی نمونہ صحابہؓ نے کیسا دکھایا۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو مکہ کے لوگ ایسے تھے جیسے بچہ دودھ پینے کا محتاج ہوتا ہے۔ گویا ربوبیت کے محتاج تھے۔ وحشی اور درندوں کی سی زندگی بسر کرتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماں کی طرح دودھ پلا کر ان کی پرورش کی۔ پھر رحمانیت کا پرتو کیا۔ وہ سامان دیئے کہ جن میں کوشش کو کوئی دخل نہ تھا۔ قرآن کریم جیسی نعمت اور رسول کریمؐ جیسا نمونہ عطا فرمایا۔ پھر رحیمیت کا ظہور بھی دکھلایا کہ جو کوششیں کیں ان پر نتیجے مترتب کئے۔ ان کے ایمانوں کو قبول فرمایا اور نصاریٰ کی طرح ضلالت میں نہ پڑنے دیا بلکہ ثابت قدمی اور استقلال عطا فرمایا۔ کوشش میں یہ برکت ہوتی ہے کہ خدا ثابت قدم کر دیتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ میں کوئی مرتد نہ ہوا۔ دوسرے نبیوں کے احباب میں ہزاروں ہوتے تھے۔ حضرت مسیحؑ کے تو ایک ہی دن میں پانسو مرتد ہو گئے اور جن پر بڑا اعتبار اور وثوق تھا ان میں سے ایک نے تو تیس درہم لے کر پکڑوا دیا اور دوسرے نے تین بار لعنت کی۔

بات دراصل یہ ہے کہ مربّی کے قویٰ کا اثر ہوتا ہے جس قدر مربّی قوی التاثیر اور کامل ہوگا ویسی ہی اس کی تربیت کا اثر مستحکم اور مضبوط ہوگا۔ یہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسی کے کامل اور سب سے بڑھ کر ہونے کا ایک اور ثبوت ہے کہ آپ کے تربیت یافتہ گروہ میں وہ استقلال اور رسوخ تھا کہ وہ آپ کے لئے اپنی جان مال تک دینے سے دریغ نہ کرنے والے میدان میں ثابت ہوئے اور مسیحؑ کے نقص کا یہ بدیہی ثبوت ہے کہ جو جماعت تیار کی وہی گرفتار کرانے اور جان سے مروانے اور لعنت کرنے والے ثابت ہوئے۔ غرض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رحیمیت کا اثر تھا کہ صحابہؓ میں ثبات قدم اور استقلال تھا۔ پھر مالک یوم الدین کا عملی ظہور صحابہؓ کی زندگی میں یہ ہوا کہ خدا نے ان میں اور ان کے غیروں میں فرقان رکھ دیا۔ جو معرفت اور خدا کی محبت دنیا میں ان کو دی گئی یہ ان کی دنیا میں جزا تھی۔ اب قصہ کوتاہ کرتا ہوں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان صفات اربعہ کی تجلی چمکی۔" (ملفوظات جلد دوم صـ ۱۸۸-۱۸۹)

اخبار احمدیہ

—• قادیان (بذریعہ تار) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی آف کلکتہ شدید طور پر بیمار ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم سیٹھ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

—• ربوہ ۲۱ جون۔ مکرم مولوی صالح محمد صاحب مغربی افریقہ میں کئی سال تک خدمت دین کا فریضہ ادا کرنے کے بعد مورخہ ۱۹ جون ۱۹۶۵ء کی شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ تشریف لائے۔ اہل ربوہ نے ریلوے اسٹیشن پر آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ انہوں نے مصافحہ اور معانقہ کرنے کے علاوہ آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرکز سلسلہ میں آپ کا آنا مبارک کرے اور خدمت دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین

—• مکرم میاں محمد سلیمان صاحب آف کمالیہ گزشتہ دنوں ایک قاتلانہ حملہ میں شدید طور پر مجروح ہو گئے تھے۔ ان کا اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا تھا۔ اب ان کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے اور وہ بخیریت ہیں۔ احباب شفائے کامل و عاجل کے لئے دعائیں کرتے رہیں ؛

—• حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں یا دوستوں کے پاس جمع ہے۔ وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے" ؛ (افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ جون ۶۵ء

رسالت پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے

(قسط نمبر ۳)

پھر آپؑ مزید تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"سو اب تم ان آنکھوں سے دیکھ رہے ہو کہ لوگ قرآن کیسی خوش الحانی اور عمدہ قرأت سے پڑھتے ہیں لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں گزرتا۔ اس لئے جیسے قرآن کریم جس کا دوسرا نام ذکر ہے اس ابتدائی زمانہ میں انسان کے اندر چھپی ہوئی اور فراموش شدہ صداقتوں اور ودیعتوں کو یاد دلانے کے لئے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ واثقہ کی رو سے کہ انا لہ لحافظون اس زمانہ میں بھی آسمان سے ایک معلم آیا جو اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کا مصداق اور موعود ہے۔ وہ وہی ہے جو تمہارے درمیان بول رہا ہے۔ میں پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کی طرف عود کر کے کہتا ہوں کہ آپؐ نے اس زمانہ کی ہی بابت خبر دی تھی کہ لوگ قرآن کو پڑھینگے لیکن وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہ اترے گا اب ہمارے مخالف۔ نہیں نہیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی قدر نہ کرنے والے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی باتوں پر دھیان نہ دینے والے خوب گلے پھلا پھلا کر یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ اور فلما توفیتنی قرآن میں عجیب لہجہ سے پڑھتے ہیں لیکن سمجھتے نہیں۔ اور افسوس تو یہ ہے کہ اگر کوئی ناصح مشفق بن کر سمجھانا چاہے تو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔ نہ کریں۔ اتنا تو کریں کہ اس کی بات ہی ذرا سن لیں۔ مگر کیوں سنیں؟ وہ گوش شنوا بھی رکھیں۔ صبر اور حسن ظن سے بھی کام لیں۔ اگر خدا تعالیٰ فضل کے ساتھ زمین کی طرف توجہ نہ کرتا تو اسلام بھی اس زمانہ میں مثل دوسرے مذہبوں کے مُردہ اور ایک قصہ کہانی سمجھا جاتا۔ کوئی مُردہ مذہب کسی دوسرے کو زندگی نہیں دے سکتا لیکن اسلام اس وقت زندگی دینے کو تیار ہے۔ لیکن چونکہ یہ سنت اللہ ہے کہ کوئی کام خدا تعالےٰ بغیر اسباب کے نہیں کرتا ہاں یہ امر جُدا ہے کہ وہ اسباب ہم کو دکھائی دیں یا نہ لیکن اس میں کوئی کلام نہیں کہ اسباب ضرور ہوتے ہیں۔ اسی طرح آسمان سے انوار اُترتے ہیں جو زمین پر پہنچ کر اسباب کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ جب اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو تاریکی اور گمراہی میں مبتلا پایا اور ہر طرف سے ضلالت اور ظلمت کی گھنگھور گھٹا دنیا پر چھا گئی۔ اس وقت اس تاریکی کو دُور کرنے اور ضلالت کو ہدایت اور سعادت سے تبدیل کرنے کے لئے ایک سراج منیر فاران کی چوٹیوں پر چمکا یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹۷-۹۸)

اس عبارت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کی وضاحت کر دی ہے کہ جب دنیا سے خدا شناسی کی دولت ختم ہو جاتی ہے اور دنیا تاریکیوں میں گھر جاتی ہے۔ اور بجائے حقیقت کے دین صرف چند رسومات بن کر رہ جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے اور ایک انسان کو مبعوث کرتی ہے جس طرح دنیا کی انتہائی تاریکی کے وقت اللہ تعالےٰ نے سیّدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ کے نور سے دنیا کی تاریکیاں ختم ہو گئیں۔

اسی طرح آج دنیا کی حالت ہو گئی خدا تعالےٰ کا نور ختم ہو گیا ہے صرف رسمی طور پر اللہ تعالےٰ کا نام لیا جاتا ہے۔ اسلئے ضرور تھا کہ اللہ تعالےٰ اس وقت کسی کو مبعوث کرتا تاکہ وہ توکل اور سنت رسول اللہ کا احیاء کرے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اور ایسا ہی اس زمانہ میں کہ جس میں ہم رہتے ہیں ایمانی طاقتیں مُردہ ہو کر فسق و فجور نے ان کی جگہ لے لی ہے لوگوں کے معاملات ایک طرف۔ عبادات دوسری طرف۔ غرض ہر بات میں فتور ہو گیا ہے۔ صرف یہ آفت بھی اگر ہوتی تو کچھ مضائقہ اور چنداں خطرہ نہ تھا لیکن ان ساری باتوں کے علاوہ سب سے بڑی آفت جس کا مجھے کئی بار ذکر کرنا پڑا ہے اور جس کو ہر بہی خواہ اسلام کا دل محسوس کر چکا ہے یا کر سکتا ہے وہ وہ زہریلا اثر ہے جو آج کل کی طبعی طبابت اور ہیئت اور جھوٹے فلسفہ کے باعث اسلام اور اہلِ اسلام پر پڑ رہا ہے۔ علماء تو اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ ان کو خانہ جنگیوں اور اندرونی جھگڑوں اور ایک دوسرے کی تکفیر بازی سے فرصت ملے تو ادھر توجہ کریں۔ زاہد اپنی گوشہ نشینی میں بیٹھ کر اگر دعاؤں سے کام لیتے تو بھی کچھ آثار نیک پیدا ہوتے مگر وہ پیر پرستی اور جوازِ سماع وغیرہ کی بحثوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ حقیقی صوفی ازم کی جگہ اب چند رسومات نے لے لی جن کا قرآن اور سنت سے پتہ نہیں چلتا۔ الغرض ہر طرف سے اسلام عرضۂ تیغ جہلاء و سفہاء ہو رہا ہے۔ اس وقت میں کہ وہ ضرورتیں جو کسی مصلح اور ریفارمر کی آمد کے لئے لازم ہیں پورے انتہائی نقطہ تک پہنچ چکی ہیں۔ ہر ایک شخص بجائے خود ایک نیا مذہب رکھتا ہے۔ ان تمام امور اور حالات پر قیاس کر کے اسلام کی عمر خاتمہ کے قریب نظر آتی تھی۔ ڈاکٹر اور طبیب جب کسی ہیضہ کے مریض کا بدن برودت سے سرد یا اُسے سرسام میں مبتلا دیکھتے ہیں تو اسے لاعلاج بتلا کر کھسک جاتے ہیں اور حالت ردّیہ دیکھ کر ڈاکٹر حاذق بھی یاس اور نومیدی ظاہر کر دیتا ہے۔ اب اس وقت اسلام کی حالت پر کچھ شک نہیں کہ اس کی انتہا دیاس تک پہنچ گئی تھی۔ لیکن اگر وہ بھی انسان کے اپنے خیالات کا نتیجہ یا اپنی کوششوں کا ثمرہ ہوتا تو ان مصائب اور شدائد کے دوران میں کہ ہر طرف سے اس پر زد پڑتی ہے اور اس کی اپنی اندرونی حالت بوجہ نفاقِ باہمی کمزور ہو گئی ہے۔ ایسی حالت میں کم از کم اسلام کا قائم رہنا جس کے معدوم کرنے کے لئے منکرین نے ناخنوں تک زور لگایا۔ اور لگا رہے ہیں بہت مشکل ہو جاتا۔ کوئی سال نہیں جاتا جبکہ کوئی نئی صورت اسلام پر حملہ کرنے کی نہیں تراشی جاتی۔ اگر کوئی ایجاد یا کل بنائی جاتی ہے اس کے لئے اصول کو زیر نظر رکھ کر اسلام پر حملہ کر دیا جاتا ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۹۸-۹۹)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

ہم اہلِ جنوں یار کے پاؤں میں پڑے ہیں

جو اہلِ خرد ہیں وہ تحیّر میں کھڑے ہیں
ہم اہلِ جنوں یار کے پاؤں میں پڑے ہیں

پلکوں پہ ڈھلکتی نہیں یہ اشکوں کی شبنم
ہیرے ہیں کہ جو آنکھ کی خاتم میں جڑے ہیں

بے ڈول سے پتھر ہیں مگر تخت تو رہے ہیں
اصنام عجب پیرِ سیاست نے گھڑے ہیں

مڑ جاتے ہیں جس طرف انہیں موڑے ضرورت
یہ موم کی اِک ناک ہیں، یہ چکنے گھڑے ہیں

بُت اوڑھ کے کعبہ کا غلاف آئے ہیں تنویر
کردار اگر چھوٹا ہے درشن تو بڑے ہیں

عیسائیت میں خدا کا بدلتا ہوا تصوّر

از مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب۔ سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

اسلامی تعلیمات کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ان میں کسی ایسی چیز یا بات کو ماننا نہیں پڑتا۔ جس کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ یا جس کے نہ ماننے سے کوئی نقصان پیدا نہ ہوتا ہو۔ اگر اسلامی تعلیم کا تجزیہ کیا جائے۔ تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ دیگر مذاہب جس قدر اسلام کی تعلیم سے دور ہیں یا مختلف ہیں اتنا ہی ان میں نقص پایا جاتا ہے۔ اور اسی قدر وہ اپنے ماننے والوں کے لئے مشکلات کا باعث بنتے ہیں۔ ایمان باللہ ہی کو لیجئے۔ جس رنگ میں اسلام اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کو پیش کرتا ہے کوئی اور مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مثلاً اسلام اللہ تعالیٰ کے واحد لاشریک ہونے پر زور دیتا ہے۔ اور اس طرح اس کی صفات کی پوری پوری تشریح کرتا ہے۔ صفات میں اس کا حی و قیوم ہونا اور کسی تغیر و تبدل کو قبول نہ کرنے والی ذات ہونا خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ پر عیسائیوں کو لیجئے وہ نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ کو واحد لاشریک نہیں مانتے۔ بلکہ ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی صفات بھی اسلام کی بیان کردہ صفات سے مختلف ہیں۔ ان کے خیال کے مطابق اللہ تعالیٰ پر (نعوذ باللہ) موت کا وارد ہونا بھی کوئی عجیب بات نہیں۔ یسوع مسیح جن کو وہ خدا کا بیٹا مانتے ہیں وہ تین دن تک مرے رہے تو گویا خدا پر موت بھی وارد ہو سکتی ہے۔

عیسائیت کے نظریہ الوہیت پر غور کرنے سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اس نظریہ نے نہ صرف اس کے ماننے والوں کو ایک الجھن میں ڈال رکھا ہے بلکہ اس کے ذریعہ مختلف قسم کے نقصانات اٹھانے پر مجبور کر دیا ہے۔

چونکہ عیسائی یسوع مسیح کو جو ایک انسانی شکل میں دنیا میں زندگی بسر کر کے وفات پا چکے ہیں۔ خدا کا بیٹا مانتے ہیں یا یوں کہہ لیجئے کہ اپنے تین خداؤں میں سے انہیں بھی ایک خدا مانتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق ان کا فہم و ادراک صرف انسانی صفات تک ہی لے جا سکا ہے۔ اس سے آگے وہ نہیں جا سکے۔

حال ہی میں امریکہ کے میگزین TIME میں مذہب کے صفحات میں ایک مضمون چھپا ہے جس کا عنوان ہے۔

"خدا میں تغیر و تبدل ہو رہا ہے"

اور اس عنوان کے تحت عیسائیوں کی موجودہ الجھن کا کس قدر وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے۔ مضمون نگار لکھتا ہے کہ امریکہ میں عیسائیوں کا ایک ایسا گروہ پیدا ہو رہا ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی ہستی کو موجودہ زمانے کی سائنسی دنیا اور نفسیات کے ماہرین کے سامنے پیش کرنا ہے تو یہ بات بھی ماننی اور پیش کرنی پڑے گی کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں ہمیشہ تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو "تدریجی مذہب" (Process Theology) کے نظریہ کو رواج دے رہے ہیں۔

مضمون نگار لکھتا ہے کہ عیسائیوں کے لئے اس وقت سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ مادہ پرست اور سائنسی تخیل والے لوگوں کے سامنے خدا کے وجود کو پیش کرتے ہوئے کس طرح وہ ایسی باتیں کریں جن میں معقولیت کا رنگ ہو۔ اور کہ (Dietrich Bonhoeffer) کے بعض پیرو تو یہ کہتے ہیں کہ اب یہ بات صاف الفاظ میں کر دینی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کا روایتی تخیل (یا عقیدہ) اب مر چکا ہے۔

اس سلسلہ میں ایک نئی کتاب A Christan Natural Theology پر تبصرہ کرتے ہوئے وہ لکھتا ہے کہ اس کتاب کے مصنف نے اس زمانے کے بہت بڑے عیسائی عالم Whitehead کے نظریہ کو عام کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور وہ نظریہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کو تاریخ کے ساتھ منسلک کر کے کسی عقیدہ رنگ میں پیش کرنا چاہیئے۔ اس پر مضمون نگار لکھتا ہے کہ اگرچہ Whitehead کا فلسفہ تو قدرتی سائنس کی بنیاد پر قائم ہوا تھا لیکن اس نے شدت کے ساتھ یہ محسوس کیا کہ خدا کو سمجھنے کے لئے انسانی تجربہ کو ضرور مد نظر رکھنا چاہیئے اور چونکہ انسانی تجربہ کے ضمن میں یہ بات بڑے زور طریق پر ہمارے سامنے آتی ہے کہ اس دنیا کا قانون ہی تغیر و تبدل ہے اور کہ یہاں کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو تغیر و تبدل کے قانون سے آزاد ہو۔ اس لئے یہ بات بھی لازمی ٹھہری کہ خدا بھی تغیر پذیر ہے۔ اور چونکہ انسانی زندگی کا تغیر اسے بہتر سے بہتر بنا رہا ہے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ بھی تغیر و تبدل کے ذریعہ اپنے کمال کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔

ایک اور عیسائی عالم John Macquarrie کا خیال ہے کہ خدا کی ہستی کے نامکمل ہونے کا خیال اور خاص طور پر یہ نظریہ کہ وہ اس تغیر و تبدل کے ذریعہ کمال کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔ انسانی ذہن کو اپنی طرف راغب کر لیتا ہے۔ اور یہ بات بھی سمجھ میں آ جاتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ابھی تک دنیا کی برائی (گناہ) پر پوری طرح قابو کیوں نہیں پا سکا لیکن روحانی طور پر اس نظریہ سے تسلی نہیں ہوتی۔

یہ واقعی ایک حقیقت ہے کہ کسی ایسے نظریہ سے جو اسلام کی تعلیم سے ہٹ کر بنایا جائے۔ بے شک عارضی طور پر ذہنوں میں تو رغبت اور دلچسپی پیدا ہو۔ لیکن روحانی تسکین ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اور اس بات سے کسے انکار ہو سکتا ہے کہ مذہب کے اولین فرائض میں روحانی تسکین بھی شامل ہے۔ عیسائیوں کو یہ الجھن اس لئے پیش آ رہی ہے۔ کہ وہ خدا کے تصور کو ایک انسانی ڈھانچے سے آگے نہیں لے جا سکے وہ اکثر کہتے ہیں اور بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہم نے یسوع مسیح کو خدا مان کر ایک انسان کو خدا نہیں مانا بلکہ خدا کو انسانی شکل میں آیا ہوا مانا ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ انہوں نے خدا کو انسانی شکل میں آئی ہوئی ایک ہستی مان کر اپنے ارد گرد الجھنوں کے جال بچھا لئے ہیں۔ اور حقیقی خدا سے جو وہ فائدہ اٹھا سکتے تھے اس سے محروم ہو گئے ہیں۔

اسلام نے جس خدا کو پیش کیا ہے۔ اس کا اور اس کی صفات کا ایک ہلکا سا خاکہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی کتاب "ہمارا خدا" میں یوں کھینچا گیا ہے۔

"اسلام تم سے یہ کہتا ہے کہ تمہارا ایک خدا ہے۔ جو تمہارا خالق و مالک ہے یعنی جو تمہیں نیست سے ہست میں لایا ہے۔ اور جس کے قبضہ تصرف میں تمہاری جانیں ہیں اسلام کہتا ہے۔ کہ تمہارا ایک خدا ہے جو رب ہے یعنی تمہاری ہر قسم کی ترقی اور بہبودی کا سامان مہیا کر کے تمہیں کسی اعلیٰ مقام تک پہنچانا چاہتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہارا ایک خدا ہے جو رحمٰن ہے یعنی تمہاری اہم ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے خود تمہارے لئے ان ضروریات کو مہیا کرتا ہے۔ بغیر اس کے کہ تم اس سے سوال کرو اور بغیر اس کے کہ تم ان ضروریات کے پورا کرنے کے لئے کسی قسم کی محنت برداشت کرو۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہارا ایک خدا ہے جو رحیم ہے یعنی وہ تمہاری کوششوں کا بہترین ثمرہ پیدا کرتا ہے اور کسی کوشش کو ضائع نہیں جانے دیتا۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہارا ایک خدا ہے جو مالک یوم الدین ہے۔ یعنی جو تمہارے اعمال پر جزا سزا مترتب کرتا ہے۔ اور جب کوئی شخص غلط راستے پر چلتا ہے تو اسے اس غلط طریق کے نتائج بھگتنے پڑتے ہیں۔ تاکہ وہ ہوشیار رہے۔ اور غافل نہ ہونے پائے۔ اور تاکہ وہ اپنی زندگی کے اس مقصد کو بھول نہ جائے۔ جو خدا نے اس کے لئے مقرر کیا ہے۔ کیونکہ اس نے ایک دن مر کر خدا کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہارا ایک خدا ہے جو غفور ہے۔ یعنی جب تم خدا کے راستے میں کوشش کرتے ہو۔ تو جو لغزشیں اور کمزوریاں تم سے سرزد ہوتی رہتی ہیں۔ ان پر وہ پردہ ڈالتا رہتا ہے اور تمہاری کوششوں کا خیال رکھتے ہوئے تمہیں ان کمزوریوں کے برے اثرات سے بچاتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہارا ایک خدا ہے جو تواب ہے۔ یعنی جب تم سے کوئی گناہ ہوتا ہے۔ اور پھر تم سچے دل سے اس پر پشیمان ہوتے ہو۔ اور تمہاری طبیعت ایک دلی تڑپ کے ساتھ غلط راستہ کے ترک کرنے اور ٹھیک راستے کے اختیار کرنے کی طرف مائل ہوتی ہے۔ اور آئندہ کے لئے تم نیک نیتی کے ساتھ اس گناہ کے اثر کو مٹانے اور نیک اعمال کے بجا لانے کا طریق اختیار کرتے ہو۔ اور اپنے لئے ایک موت کو قبول کر کے آئندہ کے واسطے ایک نیا آدمی بننے کا عہد کرتے ہو۔ تو خدا بھی تمہاری مدد کے لئے اترتا ہے۔ اور تمہاری توبہ کو قبول کر کے تمہارے اس گناہ پر اپنی بخشش کا پردہ ڈال دیتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہارا ایک خدا ہے جو قدیر المطلق ہے یعنی کوئی کام جو قدرت کے نام سے موسوم ہو سکتا ہے۔ اس کی طاقت سے باہر نہیں۔ خواہ تمہاری نظر میں وہ کیسا ہی مشکل اور ناممکن نظر آئے۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہارا ایک خدا ہے جو سمیع ہے یعنی ہر پکارنے والے کی پکار کو

سنتا ہے اور کوئی آواز نہیں جو اس تک نہ پہنچ سکے۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہارا ایک خدا ہے جو علیم ہے یعنی کوئی بات یا کوئی خیال یا کوئی چیز خواہ وہ پوشیدہ ہے یا ظاہر ہے اس کے علم سے باہر نہیں ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہارا ایک خدا ہے جو ناصر ہے یعنی تمہاری تمام ضرورتوں کے وقت اور تمام تکلیفات کے وقت وہ تمہاری نصرت فرماتا ہے بشرطیکہ تم اس کے ساتھ تعلق پیدا کرو۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہارا ایک خدا ہے جو ازلی ابدی ہے یعنی وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور زمانہ کا اس پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہارا ایک خدا ہے جو جمیل ہے یعنی وہ تمام خوبصورتیوں اور تمام حسنوں کا مجموعہ ہے اور وہی اس قابل ہے کہ انسان اپنی محبت کے پھول اس کے قدموں پر رکھے۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہارا ایک خدا ہے جو ودود ہے یعنی وہ اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہیں ان کے ساتھ وہ سب محبت کرنیوالوں سے بڑھ کر محبت اور وفاداری دکھاتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہارا ایک خدا ہے جو متکلم ہے یعنی وہ اپنے تعلق رکھنے والوں کو اپنی ہمکلامی کا شرف عطا کرتا ہے اور گو بوجہ لطیف ہونے کے وہ ان مادی آنکھوں سے نظر نہیں آ سکتا لیکن جو لوگ اس کے عشق کی آگ اپنے سینوں میں دبا رکھتے ہیں ان پر وہ اپنے محبوبانہ کلام کے پانی کا چھینٹا ڈالتا رہتا ہے تاکہ وہ اس عشق کی آگ میں جل کر خاک ہی نہ ہو جائیں۔ ایک عاشق باری تعالیٰ نے کہا ہے اور کیا ہی خوب کہا ہے ؎

بھی تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف
پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار

عزیزو! یہ وہ خدا ہے جسے اسلام پیش کرتا ہے۔"

(ہمارا خدا صفحہ ۱۶ تا ۱۸)

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جسکو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایسا خدا ہے جو ہر چیز پر قادر ہے ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگر تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح یہ خوشخبری دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔ اور کس دوا سے علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔"

(ہمارا خدا صفحہ ۱۲)

اور خدا تعالیٰ کے ہر نقص سے مبرا ہونے کے متعلق حضور فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ صحیح معرفت حضرت عزت جلشانہٗ کی کئی نشانیاں ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی قدرت اور توحید اور علم اور ہر ایک خوبی اور صفت پر کوئی داغ نقص کا نہ لگایا جائے کیونکہ جس ذات کا ذرہ ذرہ پر حکم ہے اور جس کے تصرف میں تمام فوجیں روحوں کی اور تمام ہیکل زمین و آسمان کی ہے وہ اگر اپنی قدرتی اور حکمتوں اور قوتوں میں ناقص ہو تو اس عالم جسمانی اور روحانی کا کام چل ہی نہیں سکتا۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ ۲۲)

اس سلسلہ میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جن باتوں کی وجہ سے دوسرے مذاہب کے غلط رجحانات پیدا ہو گئے ہیں ان کو اسلام نے نہایت لطیف انداز میں پیش فرمایا ہے۔ مثلاً خدا تعالیٰ کی ہستی میں تغیر و تبدل ہی کو لے لیجئے اور پھر اس حدیث پر غور کیجئے:۔

"عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول اللہ عزوجل انا عند ظن عبدی بی"

گویا کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ہمیشہ تک ایک ہی حالت میں ہونے کے باوجود لوگوں کو ان کے اپنے خیالات کے مطابق نظر آتا ہے یا ان سے سلوک کرتا ہے خدا تعالیٰ کی مختلف تجلیات اور پھر مختلف لوگوں سے مختلف سلوک کی یہ کتنی واضح اور خوبصورت تشریح ہے لیکن مختلف لوگوں پر خدا تعالیٰ کی مختلف تجلیات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے عیسائیوں میں اب یہ عقیدہ رواج پا رہا ہے کہ خدا تعالیٰ (نعوذ باللہ) غیر مکمل ہے اور انسانی

ارتقاء کی طرح خود اس کا بھی ارتقاء ہو رہا ہے کہ کسی دن تمام ارتقاء کی منازل طے کر کے مکمل خدا بن جائے۔

کتنا بودا اور گھناؤنا ہے یہ خیال!

احمدیہ مسجد سنگاپور کی تکمیل اور درخواست دعا

احمدیہ مسجد سنگاپور کی عمارت لکڑی کے تختوں کی بوسیدگی کی وجہ سے نہایت خستہ حالت میں تھی۔ اس سال شدید بارشوں اور ہواؤں کی وجہ سے عمارت کو اتنا نقصان ہوا کہ فوری طور پر اس کی دوبارہ تعمیر ناگزیر ہو گئی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں لوکل جماعت میں خاص چندہ کی تحریک کر کے ساتھ ہی فوراً کام بھی شروع کر دیا گیا اور اب خدا کے فضل و کرم سے سوائے چھت کے پرانی ساری عمارت گرا کر اور نئی بنیادیں کھود کر اینٹوں کی پکی اور مضبوط عمارت بنا دی گئی ہے۔ سب دروازے اور کھڑکیاں وغیرہ بھی نئے اور ڈبل سٹیل لگا کر مضبوط کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح بجلی کے نئے پنکھے نئی سیلنگ اور نیا لاؤڈ سپیکر وغیرہ بھی فٹ کر دیا گیا ہے اور غسل خانہ اور وضو وغیرہ کا بھی ماڈرن سامان لگا کر تسلی بخش انتظام کیا گیا ہے۔ الحمد للہ۔

اس کام پر جو کہ صرف دو اڑھائی سو ڈالر سے شروع کیا گیا تھا، اب تک ۲۴۰۰ ڈالر خرچ ہو چکا ہے جس میں سے ۷۰۰ ڈالر مرکز نے بطور امداد مرحمت فرمایا اور باقی لوکل طور پر احمدی اور بعض غیر احمدی احباب نے پیش کیا۔ اس سلسلہ میں ہمارے ایک نہایت مخلص اور قدیم احمدی مکرم حسن علاؤالدین صاحب نے باوجود مالی لحاظ سے کمزور ہونے کے تقریباً ۳۲۰ ڈالر اپنی طرف سے پیش کیا ہے نیز مسجد کا بڑا دروازہ جو کہ پہلے عام لکڑی اور لوہے کی جالی کا تھا تبدیل کرنے کے لئے اس ہفتہ انہوں نے اپنی طرف سے ایک اعلیٰ قسم کا مضبوط لوہے کا خوبصورت ولائتی دروازہ خرید کر پیش کیا ہے۔ مکرم حسن صاحب کے علاوہ جماعت کے دوسرے سب احباب نے بھی اس خانہ خدا کی خاطر بڑھ چڑھ کر قربانی کی ہے اور مستورات نے بھی حسب توفیق حصہ لیا ہے۔ چنانچہ دو بہنوں مسز جمیلہ محمد علی صاحبہ اور آنکو سجیدہ اسمٰعیل صاحبہ نے پچاس پچاس ڈالر پیش کئے۔ اسی طرح جماعت کوالالمپور کی طرف سے مکرم مولانا محمد زہدی صاحب فاضل نے بھی ۶۰ ڈالر ارسال فرمائے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس مقدس گھر کی تکمیل اسلام اور سلسلہ کے لئے مفید اور موجب برکت بنائے اور اس کام کے لئے مالی قربانی کرنے والوں کے لئے بھی روحانی ترقیات کا موجب بنائے اور سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اسے نمازیوں سے ہمیشہ آباد رکھے اور خاکسار کو بھی صحت و عافیت کے ساتھ مزید خدمتِ اسلام کی توفیق عطا فرمائے اور انجام بخیر کرے۔ آمین۔

(خاکسار محمد صدیق امرتسری مبلغ انچارج سنگاپور مشن)

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا اڑتالیسواں (۴۸) سالانہ جلسہ

امسال شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ کا اڑتالیسواں سالانہ جلسہ مورخہ ۳۔۴ جولائی ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ، اتوار منعقد ہوگا۔ ارد گرد کی جماعتوں کے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفیض ہوں۔

نوٹ:۔ شاہ مسکین لائل پور سے (براستہ جڑانوالہ) لاہور جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ موٹر کا اڈا دھو کا منڈی سے ½ ۱ میل کے فاصلہ پر ہے۔

(محمد امین شاہ معلم اصلاح و ارشاد)

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

(از ۱/۴/۶۵ تا ۳۰/۴/۶۵)

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

ذیل میں ان احباب کی فہرست شائع کی جاتی ہے جنہوں نے مورخہ ۱/۴/۶۵ سے مورخہ ۳۰/۴/۶۵ تک فضل عمر ہسپتال میں نادار مریضان کے علاج کے لئے دس روپے یا اس سے زائد کی رقم بطور صدقہ بھجوائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دوست ان احباب کے لئے دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی تمام بیماریاں اور پریشانیاں اپنے فضل سے دور فرما دے۔ آمین ثم آمین۔

نیز احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ بیماروں کا صدقہ دیتے وقت اپنے غریب و نادار بھائیوں کے علاج کا خیال رکھیں اور ان کے علاج کے لئے رقوم فضل عمر ہسپتال میں ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد)

۱۔ عطیہ صاحبہ اہلیہ شیخ مبارک احمد صاحب سرگودھا ۱۰/-
۲۔ چوہدری نثار احمد صاحب سرگودھا ۲۰/-
۳۔ اہلیہ محترمہ قریشی محمود الحسن صاحب " (قیمت طلائی چوڑی) ۱۱۵/-
۴۔ جماعت احمدیہ مردان ۲۰/-
۵۔ عابد صاحب برائے عبدالحمید صاحب مرحوم آف کپورتھلہ ۱۰/-
۶۔ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالستار صاحب ۱۰/-
۷۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ۱۰/-
۸۔ حاجی محمد حسین صاحب افریقی کراچی ۳۰/-
۹۔ چوہدری منیر نواز صاحب " ۲۰/-
۱۰۔ والدہ صاحبہ الیاس بشیر صاحب " ۲۰/-
۱۱۔ عبدالغنی صاحب " ۱۰/-
۱۲۔ ذکیہ خاتون صاحبہ " ۱۲/-
۱۳۔ بیگم صاحبہ کرامت اللہ صاحب " ۲۰/-
۱۴۔ صادقہ جبیں کرامت صاحبہ " ۲۰/-
۱۵۔ امۃ الباری شاہ نواز صاحب " ۲۰/-
۱۶۔ بیگم صاحبہ ثانی سید انتظار حسین صاحب ۲۰/-
۱۷۔ چوہدری محمد اکرام صاحب باجوہ " ۱۰/-
۱۸۔ شیخ عبدالمجید صاحب ڈاکیارڈ " ۵۰/-
۱۹۔ سید ظہور احمد شاہ صاحب از والد محترم ڈاکٹر عبدالستار صاحب ۱۰/-
۲۰۔ مبارک احمد صاحب ہاشمی S.D.O. گلگت ۵۰/-
۲۱۔ رضیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ ملک خدا بخش صاحب خانیوال ۱۵/-
۲۲۔ آفتاب احمد صاحب گوجرانوالہ ۱۰/-
۲۳۔ بابو اقبال محمد خان صاحب " ۱۰/-
۲۴۔ میاں احمد منصور صاحب فائد آباد ضلع سرگودھا ۱۰/-
۲۵۔ محمد بشیر احمد صاحب امیر جماعت جھنگ صاحب ۱۰/-
۲۶۔ چوہدری فضل الرحمن صاحب اسلام لودھراں ۲۰/-
۲۷۔ چوہدری عبدالماجد صاحب بوہڑ گیٹ ملتان شہر ۱۰/-
۲۸۔ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب چک ۲۵ ضلع گجرات ۵۰/-
۲۹۔ محمد صدیق صاحب گھی والے قبولہ ضلع منٹگمری ۱۰/-
۳۰۔ ملک عبدالبشیر صاحب ابن ملک بشیر احمد صاحب لاہور ۴۰/-

۳۱۔ امۃ الباسط صاحبہ بھوپالوالہ ضلع سیالکوٹ ۲۵/-
۳۲۔ میجر شمیم احمد صاحب بھکر ۱۰/-
۳۳۔ چوہدری مقبول احمد صاحب باجوہ سیکرٹری مال ظفر آباد ولائیتی ۱۵/-
۳۴۔ ملک محمد الدین صاحب محمود آباد ضلع جہلم ۱۰/-
۳۵۔ شیخ دوست محمد صاحب شمس لائلپور ۱۰/-
۳۶۔ مرزا محمد الیاس صاحب چمن ۱۰/-
۳۷۔ سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ کراچی ۱۰/-
۳۸۔ سیدہ زہرہ بیگم حسین صاحب ایم اے پرنسپل مریم صدیقہ انگلش سکول حیدر آباد ۳۰/-
۳۹۔ سردار عبدالرشید صاحب پاکستان نیوی کراچی ۵۰/-
۴۰۔ عبداللطیف صاحب چوہدری سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا ۱۰/-
۴۱۔ چوہدری نجی احمد صاحب کنٹونمنٹ روڈ کراچی ۵۰/-
۴۲۔ آفتاب احمد صاحب گارڈن روڈ کراچی ۸۰/-
۴۳۔ خالد ممتاز صاحب واپڈا کیمپ کیس ڈب ضلع سبی ۱۵/-
۴۴۔ حضرت بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان لاہور ۱۰/-
۴۵۔ ڈاکٹر تنویر الاسلام صاحبہ بنت ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی ۱۰/-
۴۶۔ بیگم سیف اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لائلپور ۵۰/-
۴۷۔ چوہدری علی شیر صاحب چک ۱۶۹ مراد ضلع بہاولنگر ۱۰۰/-
۴۸۔ سیدہ شمیم اختر صاحبہ بنت حکیم سید پیر احمد صاحب سیالکوٹ ۱۰/-
۴۹۔ منصورہ ریاض صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰/-
۵۰۔ شیخ مختار نبی صاحب گوردوارہ نانک پورہ گوجرانوالہ ۱۰/-
۵۱۔ لفٹننٹ محمد اسلم صاحب پاکستان نیوی کیڈٹ کالج پٹیارو براستہ کوٹری ۲۰/-
۵۲۔ غلام محمد صاحب پرویز سیکرٹری مال گنج مغلپورہ لاہور ۵۰/۴۴
۵۳۔ چوہدری عبدالرشید صاحب معرفت چوہدری عبدالعزیز صاحب خدمت خلق ربوہ ۱۰۰/-

۵۵۔ چوہدری اقبال احمد صاحب راولپنڈی ۱۰/-
۵۶۔ چوہدری غلام احمد صاحب سول لائن لاہور ۵۲/-
۵۷۔ ایس اے خالق صاحب خوشاب سرگودھا ۵۹/-
۵۸۔ شیخ محمد بشیر صاحب آزاد مریدکے منڈی ۱۰/-
۵۹۔ ملک محمود احمد صاحب از جماعت حیدر آباد ۳۰/-
۶۰۔ نذیر احمد صاحب سوئنگی ربوہ ۱۰/-
۶۱۔ سید مقبول احمد شاہ صاحب انسپکٹر سرہاری سانگھڑ ۲۰/-
۶۲۔ اہلیہ صاحبہ عبدالقدیر خان صاحب گلبرگ لاہور ۱۰/-
۶۳۔ مرزا عبداللہ جان صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج راولپنڈی ۵۰/-
۶۴۔ ظہیر الدین صاحب سیکرٹری مال از جماعت جیکب آباد ۲۵/-
۶۵۔ ظفر حسین صاحب حیدری ملتان شہر ۱۰/-
۶۶۔ چوہدری محمد الٰہی صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۱۰۰/-
۶۷۔ اہلیہ صاحبہ ملک منور احمد صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۲۱/-
۶۸۔ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور بذریعہ عبدالستار صاحب محاسب ۴۰

ماہنامہ انصار اللہ کا تازہ شمارہ

ماہنامہ انصار اللہ کا جون کا شمارہ شائع ہو چکا ہے اور خریدار اصحاب کی خدمت میں ارسال کر دیا گیا ہے اگر کسی صاحب کو پرچہ وقت پر نہ ملے تو ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع ملنے پر دوبارہ پرچہ ارسال کیا جا سکتا ہے۔

ماہنامہ انصار اللہ ایک تربیتی پرچہ ہے اور اس کے ہر شمارہ میں تربیت کے کسی نہ کسی اہم پہلو کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ مثلاً موجودہ شمارہ میں "حب وطن اور اس کا ایک اہم تقاضا" پر اداریہ ہے اور کون نہیں جانتا کہ اس وقت پاکستان کی سب سے بڑی ضرورت حب وطن ہی ہے۔ اس سلسلہ میں ملکی دفاع کے متعلق قرآن مجید کی پُر حکمت تعلیم بھی پیش کی گئی ہے

روح پرور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریروں کے اقتباسات کے علاوہ اسلامی معاشرہ پر ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

ایک مشہور برطانوی ڈاکٹر کی مسیح علیہ السلام کے صلیب پر نہ فوت ہونے کے متعلق جدید تحقیق پر ایک دلچسپ اور مفید مضمون بھی آپ کو اس اشاعت میں ملے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو روحانی انقلاب بپا ہو رہا ہے۔ اس کے چشم دید مقالوں کا ذکر آپ کو "بیرونی ممالک کے بعض نو مسلم احباب اور ان کا قابل رشک اخلاص" میں ملے گا۔ اس کے علاوہ بعض اور نہایت مفید مضامین بھی آپ کو اس شمارے میں ملیں گے

اگر آپ اس پرچہ کے خریدار ہیں تو ہماری درخواست ہے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور یہ اس طرح ممکن ہے کہ آپ اس پرچے کو غیر از جماعت دوستوں کو بھی دکھائیں اور اگر آپ ابھی تک اس کے خریدار نہیں ہیں تو امید ہے کہ اب آپ اس کی خریداری قبول فرما کر نہ صرف اپنے گھر کے تمام افراد کی تربیت کا سامان مہیا فرمائیں گے۔ بلکہ دوسرے دوستوں کو بھی آپ کی خریداری سے فائدہ ہوگا۔

پرچہ کی قیمت: فی کاپی ۶۰ پیسے۔ سالانہ چندہ چھ روپے۔ گذشتہ سالوں کی مکمل مجلد فائلیں سات روپے فی فائل کے حساب سے مل سکتی ہیں۔

مینیجر ماہنامہ " انصار اللہ "

(معرفت دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ حافظ اللہ یار صاحب سیکرٹری مال از چاہ لڈیانہ ضلع جھنگ کے والد مہر سراج الدین صاحب اور ان کی والدہ محترمہ نیز محمد نواز ولد مولوی غلام محمد صاحب زرگر از تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ کالا کا بہ نیلول کچھ عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ تمام جماعت کی خدمت میں بالعموم اور درویشان قادیان دارالامان کی خدمت میں بالخصوص درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار مولوی عبدالمجید منیب ہالیپوری عفی عنہ از محمود آباد ڈاک خانہ چنیوٹ ضلع جھنگ)

۲۔ مکرم محمد اسلم صاحب فاروقی پروف ریڈر جامعہ احمدیہ کی چھوٹی بچی بعارضہ ام صبیان شدید بیمار ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (سید بشیر احمد۔ گولبازار ربوہ)

۳۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری عبدالرحیم عارف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ ایک لمبے عرصہ سے بوجہ اپریشن صاحب فراش ہیں احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

(خاکسار نسیم سیفی نائب وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے

(۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے۔ مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے

وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۸۱۹ میں داؤد احمد ولد چوہدری محمد اسلم صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶-۴-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے بطور جیب خرچ ماہوار /۱۰ روپے ملتے ہیں۔ میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے 1/10 حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور کی جائے۔

العبد:۔ داؤد احمد ابن چوہدری محمد اسلم صاحب کاہلوں دار الصدر غربی (ب) ربوہ۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم ناصر ایم اے گواہ شد:۔ اللہ بخش صدر محلہ دار الصدر (ب) ربوہ۔

مثل نمبر ۱۷۸۲۰ میں محمد افضل ولد عطاء اللہ نور احمد خان صاحب قوم تنار یوال جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶-۲-۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری نہ کوئی آمد ہے نہ ہی کوئی جائیداد ہے۔ میں طالب علم ہوں۔ میرا /۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ہے۔ جو والدین کی طرف سے ملتا ہے۔ میں اپنے اس جیب خرچ کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد افضل اسسٹنٹ ہوسٹل گورنمنٹ انجینئرنگ سکول E/6 رسول ضلع گجرات
گواہ شد:۔ نور احمد راو (الدموصی) ربوہ
گواہ شد:۔ گل محمد مبشر ربوہ

مثل نمبر ۱۷۸۲۱ میں فاطمہ بی بی بنت بھاگا قوم ماچھی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۳۱۱/ج ب ڈاکخانہ چک ۳۱۰/ج ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶-۳-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ میری کوئی آمد نہیں۔ میرا حق مہر مبلغ پانچ روپیہ تھا۔ جو میں وصول کر چکی ہوں۔ میرا کوئی زیور نہیں۔ میں اس جائداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا فاطمہ بی بی
گواہ شد:۔ محمد امین شاہ معلم
گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مثل نمبر ۱۷۸۲۲ میں جنت بی بی بیوہ حسن احمد صاحب قوم سدھو راجپوت پیشہ بےکاری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶-۴-۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر /۳۲ روپے تھا جو میں اپنے خاوند مرحوم سے وصول کر چکی ہوں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور نقد آٹھ روپے ادا کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمد و جائیداد نہیں۔ اور نہ کوئی مستقل آمد کا ذریعہ ہے۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میری وفات کے بعد جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج مورخہ ۵۶-۴-۹ سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا جنت بی بی ۱۰/۱
گواہ شد:۔ سید محمد اقبال حسین شاہ صاحب غلہ منڈی ربوہ
گواہ شد:۔ محمد اقبال حنیف ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ربوہ
گواہ شد:۔ محمد سعید صدر محلہ دار الرحمت غربی

جمعرات لاہور
باقی ایام ربوہ

مطب کے اس نئے پروگرام کا الفضل میں اعلان ہونے کے باوجود بعض لوگوں کو اس کا علم نہ ہونے کی وجہ سے تکلیف ہوئی۔ آئندہ کے لئے یہ پروگرام نوٹ فرمالیں۔

خاکسار ڈاکٹر راجہ ظفر ہومیوپیتھک لسٹ
انچارج (ہومیو ریڈیو میڈیکل کمپنی رجسٹرڈ ۵۴ کرشن نگر لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ)

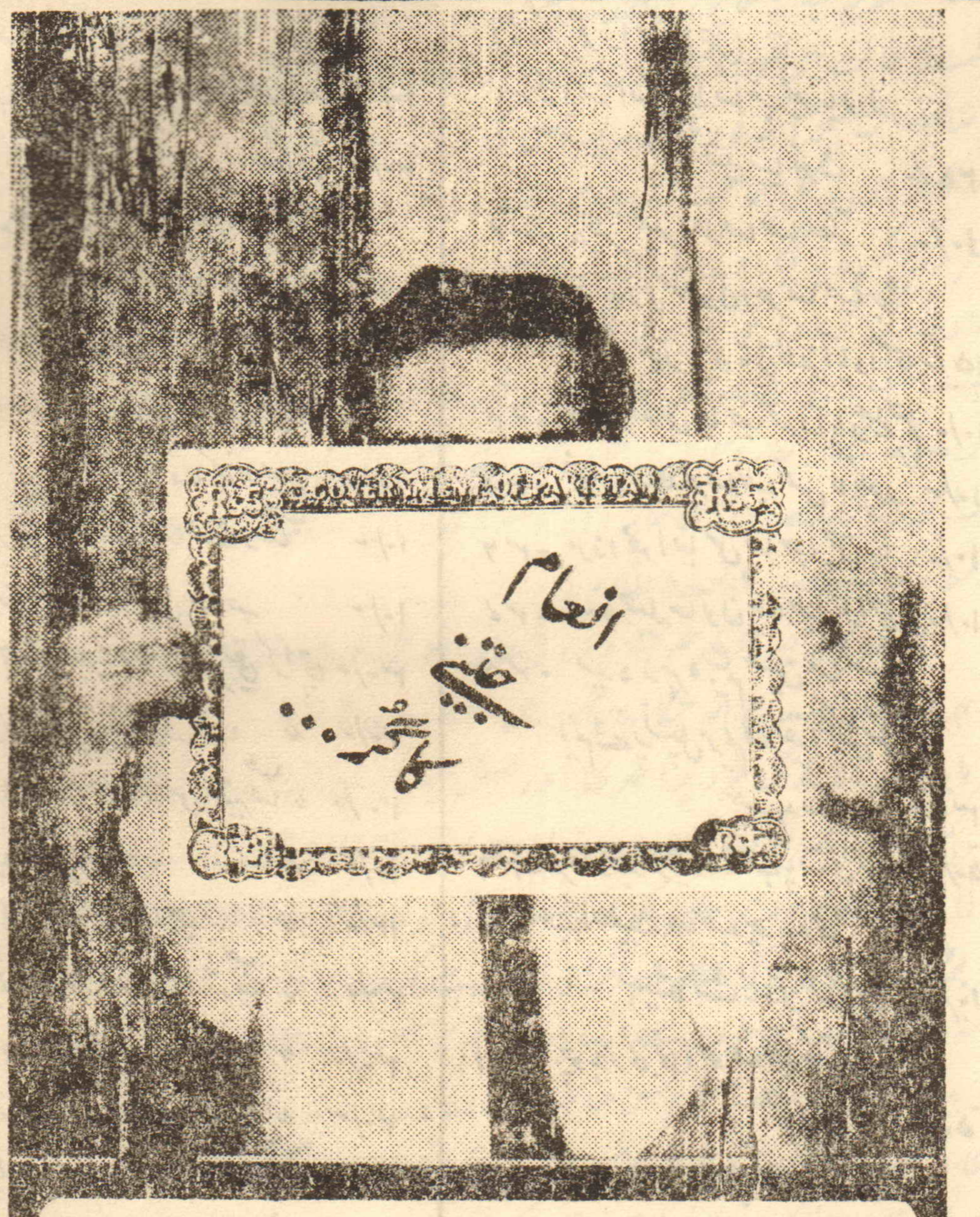

انعامی بونڈ کی ہر قرعہ اندازی پر ہُن برستا ہے...

یہ ہُن کی برکھا آپ کے گھر کیوں نہ برسے؟ اس کے لئے ہر سلسلے کے زیادہ سے زیادہ بونڈ خریدیں۔ اور انہیں سنبھال کر رکھیں۔

جب آپ 5 روپے والا ایک بونڈ بھی کیش کراتے ہیں تو آپ 100 روپے سے 10,000 روپے تک کے انعامات جیتنے کے 2.01 امکانات خود اپنے ہاتھوں گنوا دیتے ہیں۔

اس لئے اپنے بونڈ اپنے پاس رکھیں اور اگر کسی سلسلے کے بونڈ آپ کے پاس نہ ہوں تو بہتر ہے کہ وہ بھی اب خرید لیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بونڈ پھر نہ مل سکیں۔ ہر سلسلے کے بونڈ ہر قرعہ اندازی میں شامل ہوتے ہیں۔

انعام جیتنے کا یہی ایک گر ہے!

انعامی بونڈ

بچت کیجئے

تمام منظور شدہ بینکوں اور ڈاکخانوں سے مل سکتے ہیں

PRESTIGE D.F.P 376/409

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

جن لجنات کا چندہ ممبری دوران سال کی ششماہی میں بجٹ کے مطابق یا بجٹ سے زائد تھا ان کے نام ۲ مئی کے الفضل میں شکریہ کے ساتھ شائع کئے جا چکے ہیں۔ باقی لجنات کے نام اب شکریہ کے ساتھ شائع کئے جا رہے ہیں۔

جزاھن اللہ احسن الجزاء

۱۔ نوشہرہ ککے زئیاں بجٹ سے زائد
۲۔ راولپنڈی شہر بجٹ سے زائد
۳۔ ڈیرہ غازی خان بجٹ سے زائد
۴۔ چٹاگانگ بجٹ سے زائد
۵۔ کلسوالہ ضلع سیالکوٹ بجٹ سے زائد۔
۶۔ گرونڈی ضلع تھرپارکر تقریباً بجٹ کے مطابق
۷۔ سانگلہ ہل۔ تقریباً بجٹ کے مطابق۔

اس ششماہی میں اضلاع کی لجنات میں سے مالی مقابلہ میں اوّل، دوم اور سوئم آنے والی لجنات کے نام درج ذیل ہیں:۔

اوّل۔ لجنہ اماء اللہ کراچی دوم لجنہ اماء اللہ لاہور
سوئم۔ لجنہ اماء اللہ پشاور

چھوٹی جگہوں کے لجنات میں سے اوّل دوم اور سوم آنے والی لجنات کے نام
۱۔ نوشہرہ ککے زئیاں اوّل۔ ۲۔ جہلم دوم ۳۔ چٹاگانگ

باقی لجنات کی عہدیداران کو بھی چاہیئے کہ وہ جلد از جلد اپنی ممبرات کی تعداد اور سالانہ بجٹ ارسال کریں تاکہ وہ بھی مالی مقابلہ میں شامل ہو سکیں۔ مالی مقابلہ میں شامل ہونے کے لیے چندہ ممبری کے علاوہ باقی مدات میں بھی حسب توفیق کچھ نہ کچھ چندہ دینا چاہیئے کیونکہ مالی مقابلہ کے دس نمبروں میں سے ۶ نمبر چندہ ممبری کے اور ۴ نمبر باقی مدات کے مجموعی چندہ کے رکھے گئے ہیں۔

لجنات سے باقاعدگی سے چندہ بھجوانے کی درخواست کی جاتی ہے۔ نیز مہینہ کا نام لکھنا نہ بھولا کریں۔ کہ آپ کس ماہ کا چندہ بھجوا رہی ہیں۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ کے احسان پر اظہار تشکر

محترمہ صادقہ فرحت صاحبہ بیگم خالد ہدایت صاحب بھٹی مینیجر نیشنل بنک آف پاکستان گجرات سے تحریر فرماتی ہیں:۔

"حال ہی میں میرے بچے سلمان کو نمونیہ ہو گیا تھا جس سے بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔ لیکن میرے مولیٰ نے اپنے کرم سے اسے شفا دی الحمد للہ اس خوشی میں پچاس روپے کا بنک ڈرافٹ ممالک بیرون کی مساجد کے فنڈ میں ارسال کر رہی ہوں۔"

قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ موصوفہ کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور ان کے بچوں کو صحت اور سلامتی والی لمبی عمریں دے کر دین و دنیا کے انعامات سے نوازے۔ آمین!

(نائب وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مسجد احمدیہ ڈنمارک میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین!

اللہ تعالیٰ نے جن مخلص بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لیے تین صد روپیہ یا اس سے زائد چندہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

قارئین کرام سے ان سب کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ دیگر مخلصین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

۱۱۶۔ محترمہ شمیم چوہدری صاحبہ ربوہ ۔ ۔ ۳۱۵ روپے
۱۱۷۔ " بادشاہ بی بی صاحبہ پشاور ۔ ۔ ۳۰۰ "
۱۱۸۔ " بیگم صاحبہ کمانڈر ایم سلیم احمد صاحب واہ کینٹ ۔ ۔ ۳۰۰ "
۱۱۹۔ " فرخ جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ مظفر الدین بوگرا ضلع مشرقی پاکستان ۔ ۔ ۳۰۰ "
۱۲۰۔ " ناصرہ بیگم صاحبہ دفتر " ۔ ۔ ۳۰۰ "
۱۲۱۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی گیمبیا مغربی افریقہ منجانب والدہ ماجدہ مرحومہ ۔ ۔ ۳۰۰ "

(نائب وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

آغا ایم اے رحیم ۱۴۰ الف ماڈل ٹاؤن لاہور کی صاحبزادی ایک لمبے عرصے سے بیمار ہے افاقہ کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت بخشے۔ (ڈاکٹر رحمت اللہ قلعہ صوبا سنگھ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے پاکستان ویسٹرن ریلوے کے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی بنیاد پر ۲۶ جون بوقت ۱۲ ½ بجے تک پرسنٹیج ریٹس پر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

نمبر شمار	نام کام	اندازاً مقدار	زر ضمانت
۱۔	سال ۶۶-۱۹۶۵ء کے دوران سب ڈویژن ۱ لاہور میں اے ای ڈبلیو اوکاڑہ کے تحت ریلوے تصریحات کے مطابق زون ۱ میں درجہ دوم اینٹوں فراہمی	۶۰۰۰۰۰ عدد	۱۰۰۰/- روپے
۲۔	سال ۶۶-۱۹۶۵ء کے سب ڈویژن ۱ لاہور میں اے آئی او ڈبلیو انچارج قصور کے تحت ریلوے تصریحات کے مطابق زون ۲ میں درجہ دوم اینٹوں کی فراہمی	۵۰۰۰۰۰ عدد	۶۰۰/- "
۳۔	سال ۶۶-۱۹۶۵ء کے لئے سب ڈویژن ۱ لاہور میں سوائے اینٹوں کی بلڈنگ میٹریل کی فراہمی	تخمینہ لاگت ۵۰،۰۰۰/- روپے	۱،۰۰۰/- "

ایسے ٹھیکیدار حضرات جو منظور شدہ فہرست میں درج نہیں۔ انہیں ٹنڈروں کے اجراء کے لیے ۲۳ جون ۱۹۶۵ء تک اپنے حوالہ جات پیش کرنا ہوں گے۔
تفصیلی شرائط و ضوابط ڈویژنل آفس کے ورکس اکاؤنٹس سیکشن سے بلا معاوضہ حاصل کریں۔

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ... روپے

حضرت حاجی محمد دین صاحب آف تہال وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت حاجی محمد الدین صاحب آف تہال ضلع گجرات درویش قادیان مورخہ ۱۷ر جون ۱۹۶۵ء بوقت ۱/۲ ۱ بجے شب میو ہسپتال لاہور میں بعمر ۸۳ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم گزشتہ سال جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض سے قادیان سے ربوہ تشریف لائے تھے لیکن یہاں آ کر بعارضہ بندش پیشاب بیمار ہو گئے گذشتہ چار ماہ سے آپ مسلسل بیمار ہی چلے آ رہے تھے۔ آپ کا جنازہ مورخہ ۱۸ر جون بروز جمعہ بذریعہ ایمبولینس کار لاہور سے ربوہ لایا گیا نماز جمعہ کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں اہل ربوہ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحوم کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمت درویشان نے دعا کرائی۔

مرحوم قدیمی اور مخلص صحابی بہت نیک تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ تقسیم برصغیر کے بعد طویل عرصہ آپ نے قادیان میں بطور درویش گزارا آپ کے پسماندگان میں ۶ فرزند اور ۲ بیٹیاں شامل ہیں۔ محترم ڈاکٹر محمد احمد صاحب مرحوم مقیم عدن بھی آپ کے فرزند تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت حاجی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

عارضی وقف کی تحریک

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب)

وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ کو ایسے نوجوان مخلص طلباء کی ضرورت ہے، جن کا خط خوبصورت ہو اور پندرہ دن یا ایک ماہ کے لئے اپنے آپ کو اعزازی طور پر وقف کے لئے پیش فرما سکتے ہوں۔ امتحان سے فارغ طلباء فوری توجہ فرمائیں۔ دیگر طلباء گرمیوں کی تعطیلات میں اپنا نام پیش فرما سکتے ہیں۔

ایسے طلباء بالخصوص مخاطب ہیں جو نقشہ نویسی یا ڈرائنگ سے دلچسپی رکھتے ہوں دفتر کے اوقات میں کسی وقت خود آ کر مجھ سے مل لیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(خاکسار مرزا طاہر احمد۔ ناظم ارشاد وقف جدید۔ ربوہ)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں گیارہویں کلاس (پری میڈیکل، پری انجینئرنگ اور آرٹس) میں داخلہ مورخہ ۲۶ر جون بروز ہفتہ شروع ہو کر ۳۰ر جون تک جاری رہے گا۔ میٹرک میں ۶۲۰ سے اوپر وظیفہ کی حد تک نمبر حاصل کرنے والے طالب علم کی پوری فیس معاف کی جاتی ہے پراسپکٹس اور داخلہ فارم دفتر کالج سے حاصل کریں۔ انٹرویو کے وقت والد یا سرپرست کا ہمراہ ہونا لازمی ہے۔ داخلہ فارم پر دو ٹکٹ اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ساتھ لگا کر ۲۶ر جون سے قبل پیش کیا جائے۔

(مرزا ناصر احمد ایم اے۔ (آکسن) پرنسپل)

مکرم میاں محمد عبد اللہ صاحب ابن حضرت مولوی محمد دین صاحب کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۲۱ر جون ——— افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم کے صاحبزادے مکرم میاں محمد عبد اللہ صاحب ایم اے۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر لائل پور کل مورخہ ۲۰ر جون کو صبح ۴ بجے میو ہسپتال لاہور میں دل کے عارضہ سے ۵۴ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم جون کے پہلے ہفتہ میں دل کے شدید حملہ کی وجہ سے بیمار ہو گئے تھے بعد میں حالت کافی سنبھل گئی تھی۔ لیکن کل پھر اچانک شدید حملہ ہوا۔ جس سے جانبر نہ ہو سکے۔ کل تیسرے پہر جنازہ ربوہ لایا گیا بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں بزرگان سلسلہ و احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں مرحوم کی میت قبرستان عام میں امانتاً سپرد خاک کر دی گئی قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے دعا فرمائی۔

مرحوم بہت نیک اور مخلص احمدی تھے۔ اپنے پیچھے تین لڑکے اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ادارۃ الفضل اس شدید صدمہ پر حضرت مولوی محمد دین صاحب سے جو کہ خود بھی ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ مرحوم کی اہلیہ بچوں اور دیگر تمام لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کا خود حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

بن بیلا پر غداری کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا

قاہرہ ۲۲ر جون قاہرہ کے نیم سرکاری اخبار الاہرام نے اطلاع دی ہے کہ الجزائر کے معزول صدر سید احمد بن بیلا پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ ان پر ملک کے مفاد سے غداری کا الزام عاید کیا جا رہا ہے۔ صدر بن بیلا اس وقت الجزیرہ کی چھاؤنی میں نظر بند ہیں اور ان پر فوج کا پہرہ لگا ہوا ہے۔ انہیں کل صبح قصر مسرت سے گرفتار کیا گیا تھا۔ لیکن سرکاری طور پر اس امر کی کوئی اطلاع نہیں ملی کہ بن بیلا کہاں ہیں۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے مطابق انقلابی کونسل نے معزول صدر بن بیلا کے حامیوں کی وسیع پیمانہ پر گرفتاریاں شروع کر دی ہیں۔

الجزائر میں حالات پرسکون ہیں البتہ کہیں کہیں ٹینک اور فوجی دستے گشت کر رہے ہیں اور ایسا بالکل محسوس نہیں ہوتا کہ یہاں کل فوجی انقلاب برپا ہوا ہے۔

کسی خون خرابہ کے بغیر الجزائر کا فوجی انقلاب جس سے سابق وزیر اعظم کرنل بومدین برسر اقتدار آ گئے ہیں منصوبہ کے عین مطابق برپا ہوا ہے اور اس منصوبہ کو ٹھیک ٹھیک عملی جامہ پہنایا گیا۔ منصوبے کے مطابق ہفتہ کی رات کو ٹھیک تین بجے فوجی دستے الجزائر میں اپنی اپنی پوزیشن پر پہنچ گئے تھے اس وقت حفاظتی دستے نے بن بیلا کو خواب سے بیدار کیا اور انہیں گرفتار کر لیا گیا۔

اطباء کیلئے ضروری اعلان

طبی رجسٹریشن بل کی منظوری کے بعد عنقریب اطباء کی رجسٹریشن کا کام شروع ہونے والا ہے اس سلسلہ میں ربوہ کے جملہ اطباء کا فوری اجلاس مورخہ ۲۵/۶/۶۵ کو مسجد گول بازار ربوہ میں بعد نماز مغرب ہو رہا ہے جس میں رجسٹریشن سے متعلقہ ضروری امور پر غور کیا جائے گا ربوہ کے تمام اطباء اس اجلاس میں ضرور شریک ہوں۔

دیگر اطباء بھی ربوہ کی طبیہ ایسوسی ایشن سے الحاق کر سکتے ہیں اس سلسلہ میں وہ جنرل سیکرٹری طبیہ ایسوسی ایشن گول بازار ربوہ سے خط و کتابت فرمائیں۔ انہیں جملہ تفصیلات سے آگاہ کر دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

(حکیم شیخ خورشید احمد۔ گول بازار۔ ربوہ)